OPEN ACCESS
Journal of Islamic & Religious Studies
ISSN (Online): 2519-7118
ISSN (Print): 2518-5330
www.uoh.edu.pk/jirs

JIRS, Vol.:4, Issue: 2, July-Dec 2019
DOI: 10.36476/JIRS.4:2.12.2019.01, PP: 1-19

"خون حرام ہے": حلال انڈسٹری کے بنیادی قرآنی معیار کا تحقیقی جائزہ

The Blood is Ḥarām: A critical Review of Halal Industry's Standard, Based on the Qur'ānic Criterion

Dr. Mufti Syed Arif Ali Shah Alhusaini
Chairman, Halaal Foods Technical Committee,
Pakistan Standards and Quality Control Authority (PSQCA)
Muhammad Ishaq
Ph.D Scholar, Department of Uṣūl-ul-Dīn,
University of Karachi, Karachi, Pakistan

Version of Record Online/Print: 16-12-2019
Accepted: 15-11-2019
Received: 31-07-2019

Abstract

Healthy nourishment depends on healthy food. General consideration of people is of being the food safe and edible for human consumption not its effect on their spiritual selves but the Islamic terms Ḥalāl and Ḥarām emphasis on both physical and internal safety. Islam commands to avoid doubtful and dubious things rather than to use Ḥarām. The unprecedented evolution and advancement of science and technology caused a revolution in the food-science and technology as well. Many new and innovative flavors etc. took place of organic and natural consumables. Accordingly, the Muslims were in dire need of a robust system which would be able to convince them of the Ḥalāl status of the daily consumables. The article investigates the Sharī'ah stand on the issue of blood in the light of Qur'ān, Sunnah and comparative jurisprudence study, and modern sciences related to blood. Keeping in mind the Globalized Halal Industry all the researched is coupled with combined comparative study of all Schools of Islamic Fiqh, to make easy the way of Unified Halaal Standard regarding the blood. Under the main title The paper comprises subtopics of an introduction and few chapters, which deal with definition and functions of blood, types of blood, difference between blood of aquatic and land animals, comparative study of modern sciences related to blood and Shariah status of use of the blood in various industries in term of Halal and Haram.

***Key Words:** ḥalal industry, animal feeds, fish meals, meat protein, blood, pharma, cosmetics industry*

تعارف اور اہمیتِ موضوع:

اسلام میں کچھ چیزوں کا قرآن میں نام لے کر حرام قرار دیا گیا ہے جن کو محرماتِ قرآنیہ یا منصوص محرمات کہا جاتا ہے، بالفاظِ دیگر ان چیزوں کو حلال وحرام کے منصوص معیارات بھی کہا جاسکتا ہے، جن میں سے ایک اہم شرعی معیار خون کا حرام ہونا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ"[1]

"اس نے تمہارے لیے بس مردار، خون اور سور کو حرام کیا ہے، نیز وہ جانور جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا گیا ہو۔ ہاں اگر کوئی شخص انتہائی مجبوری کی حالت میں ہو (اور ان چیزوں میں سے کچھ کھالے) جبکہ اس کا مقصد نہ لذت حاصل کرنا ہو اور نہ وہ (ضرورت کی) حد سے آگے بڑھے، تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔"

شرعی نقطہ نظر سے خون کے بارے میں درج ذیل پہلو قابلِ تحقیق ہیں:

1. خون کی تعریف
2. خون کی مختلف قسمیں
3. خون کی مختلف قسموں سے متعلق شرعی احکام

خون کی تعریف اور جسم میں اس کا کام

انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا میں ہے:

*"**Blood:** Fluid that transports oxygen and nutrients to the cells and carries away carbon dioxide and other waste products. In the lungs, blood acquires oxygen and releases carbon dioxide transported from the tissues. The kidneys remove excess water and dissolved waste products."*[2]

"خون ایک بہتا ہوا مادہ ہے جو جسم کے مختلف خلیات کو آکسیجن اور دیگر نشوونما کی ضروری چیزیں منتقل کرتا ہے جبکہ جسم کے مختلف حصوں سے کاربن ڈائی آکسائیڈ اور دیگر فضلات کو باہر لاتا ہے۔ خون پھیپھڑوں سے آکسیجن حاصل کرتا ہے اور پھیپھڑوں میں ہی جسم کے مختلف حصوں سے منتقل شدہ کاربن ڈائی آکسائیڈ کو خارج کرتا ہے، جو بعد ازاں گردوں کے ذریعے فضلات کی شکل میں جسم سے باہر نکلتا ہے۔"

فقہ اسلامی اور عربی لغت میں بھی خون کی یہی تعریف ذکر کی گئی ہے، چنانچہ "معجم متن اللغۃ" میں ہے:

"الدم هو ذلك السائل الأحمر الذي يجري في عروق جميع الحيوانات وعليه تقوم الحياة."[3]

"خون سے مراد وہ بہتا ہوا سرخ مادہ ہے، جو تمام جاندار چیزوں کی رگوں میں گردش کرتا ہے اور اس پر زندگی کا قوام ومدار ہوتا ہے۔"

یہی تعریف "معجم لغۃ الفقہاء" اور "لسان العرب" میں خون کی تعریف میں منقول ہے۔

"الدم: أصله دمي ج دماء ودمي، السائل الاحمر الذي يجري في عروق الانسان والحيوان.[4]

نیز فقہاء کرام نے بھی اسی مفہوم میں لفظِ خون کا مفہوم لیا ہے۔[5]

خون کی قسمیں:

خون کی حقیقت، اجزاء ترکیبی کے بارے میں جدید سائنسی تفصیلات اور تحقیقات سے ہٹ کر شرعی نقطہ نظر سے خون کی بنیادی طور پر دو قسمیں ہیں، چنانچہ قرآن مجید کی رو سے جس خون سے حلال وحرام کے احکام متعلق ہیں، اس کی دو قسمیں ہیں: بہنے والا خون (دم مسفوح) اور نہ بہنے والا خون (دم غیر مسفوح)۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"قُلْ لَا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنْزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ"[6]

"(اے پیغمبر ان سے) کہو کہ جو وحی مجھ پر نازل کی گئی ہے اس میں تو میں کوئی ایسی چیز نہیں پاتا جس کا کھانا کسی کھانے والے کے لیے حرام ہو، الّا یہ کہ وہ مردار ہو، یا بہتا ہوا خون ہو، یا سور کا گوشت ہو، کیونکہ وہ ناپاک ہے، یا جو ایسا گناہ کا جانور ہو جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا گیا ہو۔ ہاں جو شخص (ان چیزوں میں سے کسی کے کھانے پر) انتہائی مجبور ہو جائے، جبکہ وہ نہ لذت حاصل کرنے کی غرض سے ایسا کر رہا ہو اور نہ ضرورت کی حد سے آگے بڑھے، تو بے شک اللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے۔"[7]

جبکہ سورۃ البقرۃ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ"[8]

"اس نے تمارے لیے بس مردار، خون اور سور کو حرام کیا ہے، نیز وہ جانور جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا گیا ہو۔ ہاں اگر کوئی شخص انتہائی مجبوری کی حالت میں ہو (اور ان چیزوں میں سے کچھ کھالے) جبکہ اس کا مقصد نہ لذت حاصل کرنا ہو اور نہ وہ (ضرورت کی) حد سے آگے بڑھے، تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔[9]

اسی مفہوم کے ساتھ خون کا حکم سورۃ المائدہ (10) اور سورۃ النحل (11) میں مذکور ہے۔

مذکورہ بالا سورۂ بقرۃ، سورۂ مائدۃ اور سورۂ نحل میں مطلق خون کے حرام ہونے کا ذکر ہے، چاہے وہ بہتا ہوا خون ہو یا نہ ہو، جبکہ سورہ انعام میں خون کے حکم کو "مسفوح" کے ساتھ مقید کیا گیا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف وہ خون نجس اور حرام ہے جو بہنے والا خون ہو۔ اس حوالے سے تمام مفسرین اور اہلِ علم کا اتفاق ہے کہ سورہ بقرہ، سورہ مائدہ اور سورہ نحل میں مذکور خون اس شرط کے ساتھ ہو جب وہ بہتا ہوا ہو اور رگوں سے الگ ہو۔ تفسیر قرطبیؒ میں ہے:

"والمسفوح: الجاري الذي يسيل وهو المحرم وغيره معفو عنه وعليه إجماع العلماء. وقال عكرمة: لولا هذه الآية لاتبع المسلمون من العروق ما تتبع اليهود. وقال إبراهيم النخعي: لا بأس بالدم في عرق أو مخ."[12]

"مسفوح سے مراد بہنے والا جاری خون ہے اور وہی حرام ہے اس کے علاوہ معاف ہے۔ اور اسی پر علماء کا اجماع ہے، حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ اگر یہ آیت نہ ہوتی تو مسلمان رگوں کے اندر سے خون اس طرح تلاش کرتے جیسے یہودی تلاش کرتے ہیں۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ رگوں اور مغز کے اندر رہنے والا خون معاف ہے۔"

امام طبری فرماتے ہیں:

"وفي اشتراطه جل ثناؤه في الدم عند إعلامه عبادَه تحريمه إياه، المسفوحَ منه دون غيره، الدليلُ الواضح أنَّ ما لم يكن منه مسفوحًا، فحلال غير نجس."[13]

"اس آیت میں اللہ تعالی کی طرف سے اپنے بندوں کے لیے خون کی حرمت کا اعلان کرتے ہوئے مسفوح کی شرط اس بات کی دلیل ہے کہ جو خون مسفوح نہیں وہ حرام اور نجس نہیں۔"

امام طبری نے اس کے بعد اس بات کی دلیل کے طور پر حضرت عائشہ، حضرت ابن عباس، حضرت عکرمہ، حضرت ابو قتادہ اور حضرت ابو مجلز رضی اللہ عنہم کی روایات نقل کی ہے، جس میں ہے کہ دم مسفوح کے علاوہ باقی خون معاف ہے اور اس کے اندرونی یا بیرونی استعمال میں کوئی حرج نہیں۔[14]

تفسیر مظہری میں ہے:

"والدم أراد به الجاري منه اجماعا."[15]

"خون سے مراد بالاجماع جاری یعنی بہتا ہوا خون ہے۔"

تفسیر ماتریدی میں ہے:

"وفي قوله: (أو دما مسفوحا).: دلالة أن المحرم من الدم هو المسفوح، والدم الذي يكون في اللحم ويخالط اللحم ليس بحرام."[16]

"اللہ تعالی کے اس قول "دما مسفوحا" میں اس بات کی دلیل ہے کہ حرام صرف بہنے والا خون ہے اور جو خون گوشت کے اندر ہوتا ہے اور گوشت کے ساتھ مخلوط ہوتا ہے وہ حرام نہیں۔"

تفسیر بغوی میں ہے:

"أو دما مسفوحا، أي: مهراقا سائلا، قال ابن عباس: يريد ما خرج من الحيوان، وهن أحياء وما يخرج من الأوداج عند الذبح، ولا يدخل فيه الكبد والطحال، لأنهما جامدان. وقد جاء الشرع بإباحتهما ولا ما اختلط باللحم من الدم"[17]

"دم مسفوح سے مراد وہ ہے جو بہتا ہو، ابنِ عباس رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وہ خون ہے جو حیوان سے حالتِ زندگی یا ذبح کے بعد رگوں سے نکلتا ہے اور اس حکم میں جگر اور تلی کا خون شامل نہیں کیونکہ وہ جامد ہے، بہنے والا نہیں اور شریعت نے ان دونوں کو مباح قرار دیا ہے۔ اس حکم میں وہ خون بھی شامل نہیں جو گوشت کے ساتھ مل گیا ہو۔"

اس کے علاوہ دیگر مفسرین حضرات جیسے تفسیر "زاد المسیر"، تفسیر "النسفی"، تفسیر "البحر المحیط"، تفسیر " ابن کثیر"،

تفسیر "الجلالین"، تفسیر "السراج المنیر"، تفسیر "روح البیان"، تفسیر "فتح القدیر" اور تفسیر "الوسیط" وغیرہ میں بھی اسی طرح ہے۔[18]

خلاصہ:

مذکورہ بالا تفصیل سے یہ واضح ہوا کہ خون کی دو قسمیں ہیں، ایک بہنے والا خون اور دوسرا نہ بہنے والا خون۔ نیز یہ بھی واضح ہوا کہ قرآن مجید، سنت اور اجماعِ امت کی رو سے حرمت کے احکام کا اطلاق دمِ مسفوح یعنی بہنے والے خون پر ہوتا ہے۔

بری اور بحری حیوانات کے خون میں فرق:

خون کے اعتبار سے بری اور بحری حیوانات کے حکم میں فقہاء کرام کی آراء مختلف ہیں:

فقہ حنفی کی رو سے تمام بحری حیوانات کا خون پاک ہے اس لیے کہ ان کے نزدیک بحری حیوانات کا خون اصطلاحی خون نہیں بلکہ ایک رطوبت ہے جو خشک ہونے پر سیاہ ہو جاتی ہے۔ اس لیے ان کے نزدیک تمام سمندری حیوانات کا خون پاک ہے اور اسی وجہ سے تمام سمندری حیوانات کا مردار بھی پاک ہے، لہٰذا اگر بحری حیوان کی موت پانی یا کسی اور مائع (Liquid) کے اندر واقع ہو جائے تو وہ چیز نجس نہیں ہوتی۔ علامہ ابن الہمام فرماتے ہیں:

"قال (وموت ما يعيش في الماء فيه لا يفسده كالسمك والضفدع والسرطان) لأن ما يعيش في الماء لا دم فيه."[19]

"پانی میں رہنے والی چیز کی موت اگر پانی میں ہو جائے تو اس سے پانی ناپاک نہیں ہوتا، جیسے مچھلی، مینڈک، کیکڑا وغیرہ کیونکہ پانی میں رہنے والے جانوروں میں خون نہیں ہوتا۔"

امام محمدؒ فرماتے ہیں:

"ليس دم السمك بشيء ولا يفسد شيئا."[20]

"مچھلی کا خون کوئی (نجس) چیز نہیں اور اس کی وجہ سے کوئی چیز ناپاک نہیں ہوتی۔"

امام سرخسی فرماتے ہیں:

"دم السمك ليس بشيء يعني ليس بنجس، وقد بينا أنه ليس بدم حقيقة، وروى الحسن بن زياد عن أبي حنيفة في الكبار الذي يسيل منه دم كثير أنه نجس، ولا اعتماد على تلك الرواية."[21]

"مچھلی کا خون کوئی خون نہیں یعنی ناپاک نہیں، اور ہم نے ہی بیان کیا ہے کہ یہ حقیقت میں خون نہیں۔ البتہ حسن بن زیاد نے امام ابو حنیفہ سے ایک روایت نقل کی ہے کہ بڑی مچھلیاں جن سے زیادہ مقدار میں خون بہتا ہے وہ نجس ہے، لیکن یہ روایت قابلِ اعتماد نہیں۔"

یعنی مچھلی چھوٹی ہو یا بڑی اس کا خون نجس نہیں۔

علامہ کاسانیؒ فرماتے ہیں:

"(وأما) دم السمك فقد روي عن أبي يوسف أنه نجس وبه أخذ الشافعي اعتبارا بسائر الدماء، وعند أبي حنيفة ومُحَمَّد طاهر لإجماع الأمة على إباحة تناوله مع دمه، ولو كان نجسا لما أبيح لأنه ليس بدم حقيقة بل هو ماء تلون بلون الدم؛ لأن الدموي لا يعيش في الماء."[22]

"مچھلی کا خون امام ابو یوسفؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک دوسرے عام خون پر قیاس کی وجہ سے نجس ہے، جبکہ امام ابو حنیفہ اور امام محمدؒ کے نزدیک مچھلی کا خون پاک ہے اس لیے کہ اس بات پر امت کا اجماع ہے کہ مچھلی کو خون سمیت کھانا جائز ہے اور اگر یہ نجس ہوتا تو یہ جائز نہ ہوتا کیونکہ مچھلی کا خون درحقیقت خون نہیں، بلکہ یہ پانی ہے جس نے خون کی بظاہر شکل اختیار کی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ خون والا حیوان پانی کے اندر زندہ نہیں رہ سکتا۔"

صاحبِ ھدایہ نے بھی یہی بات فرمائی ہے۔[23] علامہ ابو بکر بن علی بن محمد الحدادی، صاحبِ جوہرہ فرماتے ہیں:

"(قوله: وموت) (ما يعيش في الماء) إذا مات في الماء لا يفسده سواء كان له دم سائل أو لا"[24]

"پانی میں رہنے والی چیز کی پانی میں موت سے پانی ناپاک نہیں ہوتا، چاہے اس چیز میں بہتا ہوا خون ہو یا نہ ہو۔"

علامہ ابن نجیمؒ فرماتے ہیں:

"دم السمك فلأنه ليس بدم على التحقيق، وإنما هو دم صورة؛ لأنه إذا يبس يبيض والدم يسود وأيضا الحرارة خاصية الدم والبرودة خاصية الماء فلو كان للسمك دم لم يدم سكونه في الماء، أطلقه فشمل السمك الكبير إذا سال منه شيء، فإن ظاهر الرواية طهارة دم السمك مطلقا"[25]

"مچھلی کا خون درحقیقت کوئی خون نہیں اور یہ صرف ظاہری صورت میں خون ہے، اس لیے کہ یہ جب خشک ہو جائے تو سفید ہو جاتا ہے جبکہ خون خشک ہونے پر کالا ہو جاتا ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ خون کا مزاج گرم ہے اسے گرمی چاہیے، اور پانی کا مزاج ہے ٹھنڈا، تو اگر مچھلی میں خون ہوتا تو وہ دائمی طور پر پانی میں نہ رہتی۔ یہ حکم بڑی اور چھوٹی ہر طرح کی مچھلی کا ہے جب اس سے کوئی چیز بہہ نکلے، کیونکہ ظاہر روایت کے مطابق مچھلی کا خون مطلقاً (Absolutely) پاک ہے۔"

علامہ ابن عابدینؒ فرماتے ہیں:

"المذهب أن دم السمك طاهر؛ لأنه دم صورة لا حقيقة"[26]

"فقہ حنفی کا موقف یہ ہے مچھلی کا خون پاک ہے کیونکہ یہ صورتاً خون ہے، حقیقتاً نہیں۔"

احناف کی فقہی رائے کی طرح مچھلی اور دیگر حیوانات کے خون کا یہ فرق عربی لغت کی کتابوں سے بھی مفہوم ہوتا ہے۔ چنانچہ لسان العرب میں خون کی تعریف کے ضمن میں یہ مذکور ہے:

"وكلُّ شيءٍ في لوْنِهِ سَوادٌ وحُمْرة فهو مُدَمّىً، والمدمَّى السهم الذي عليه حُمْرة الدَّمِ وقد جَسِدَ به حتى يضرِبَ إلى السَّواد"[27]

"ہر وہ چیز جس کی رنگت میں سیاہی اور سرخی ہو وہ خون کا رنگ ہے۔ اسی طرح "مدمی" عربی میں اس تیر کو کہتے ہیں جس کو خون لگا ہو اور تھوڑا بہت خشک ہونے کے بعد سیاہ مائل ہو گیا ہو۔"

جبکہ مچھلی کے خون میں اصالةً کالا رنگ نہیں ہے جو کہ عام مشاہدے سے واضح ہے۔ نیز مچھلی کے اندر بہتا ہوا خون نہ ہونے کی وجہ سے مچھلی کے حلال ہونے کے لیے ذبح شرط نہیں کیونکہ ذبح بنیادی طور پر نجس خون کے اخراج کے لیے ہوتا ہے

جبکہ مچھلی کے اندر نجس خون ہوتا نہیں۔ علامہ سرخسیؒ فرماتے ہیں:

"والحيوانات نوعان: نوع منها ما لا دم له، فلا يحل تناول شيء منها إلا السمك، والجراد؛ لأن شرط تناول الحيوانات الذكاة شرعا، وذلك لا يتحقق له فيما لا دم له."[28]

"حیوانات کی دو قسمیں ہیں ایک وہ جن میں خون نہیں ہوتا ان میں سوائے مچھلی اور ٹڈی کے کسی اور چیز کا کھانا جائز نہیں اس لیے کہ حیوانات کے حلال ہونے کے لیے ذبح شرط ہے اور ذبح اس چیز میں ہوتا ہے جس میں خون ہوتا ہے۔" (لہٰذا مچھلی اور ٹڈی بغیر ذبح کے حلال ہے)

امام جصاص فرماتے ہیں:

"أما السمك فإن ذكاته بحدوث الموت فيه عن سبب من خارج."[29]

"مچھلی کا ذبح بس یہ ہے کہ اس کی موت کسی خارجی سبب سے ہو۔"

علامہ کاسانیؒ فرماتے ہیں:

"الحرمة في الحيوان المأكول لمكان الدم المسفوح وأنه لا يزول إلا بالذبح والنحر."[30]

"حلال حیوانات میں حرام ہونے کی اصل وجہ اس کے اندر دم مسفوح کا ہونا ہے اور دمِ مسفوح بغیر ذبح و نحر کے زائل نہیں ہوتا۔" (گویا کہ جس چیز میں دم مسفوح نہیں اس کا ذبح بھی نہیں۔)

جدید سائنس بھی بظاہر احناف کے موقف کی تائید کرتی ہے:

جدید سائنس کی رو سے مچھلی کا نظامِ تنفس (Respiratory System) اور دورانِ خون کا نظام (Circulatory System) بری حیوانات سے مختلف ہے۔ جس سے احناف کے موقف کی تائید ہوتی ہے۔ چنانچہ جدید سائنس کے مطابق عام طور پر بری حیوانات کے جسم میں اندرونی طور پر آکسیجن کے حصول اور کاربن ڈائی آکسائیڈ کے اخراج کا کام رگوں میں بہنے والے خون کے ذریعے ہوتا ہے، جبکہ مچھلی اور دیگر پانی میں رہنے والے بحری حیوانات کے جسم میں اندرونی طور پر آکسیجن کے حصول اور کاربن ڈائی آکسائیڈ کے اخراج کا کام رگوں میں بہنے والے خون کی بجائے بنیادی طور پر پانی کے ذریعے گلپھڑوں کے راستے سے ہوتا ہے۔

مچھلی کے نظامِ تنفس (Respiratory System) کے بارے میں انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا میں ہے:

*"**The Respiratory System:** Oxygen and carbon dioxide dissolve in water, and most fishes exchange dissolved oxygen and carbon dioxide in water by means of the gills."*[31]

"آکسیجن اور کاربن ڈائی آکسائیڈ پانی میں تحلیل (Dissolve) ہوجاتے ہیں اور اکثر مچھلیاں پانی میں تحلیل شدہ آکسیجن اور کاربن ڈائی آکسائیڈ کا گلپھڑوں کے ذریعے تبادلہ کرتی ہیں۔"

جبکہ مچھلی کے دورانِ خون کے نظام (Circulatory System) کے بارے میں انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا میں ہے:

*"**The Circulatory System:** The circulation of fishes thus differs from that of the reptiles, birds, and mammals, in that oxygenated blood, is not returned to the heart prior to distribution to the other parts of the body."* [32]

"مچھلیوں کے کا دورانِ خون کا نظام دوسرے حیوانات مثلاً پرندوں، ممالیہ اور رینگنے والے جانوروں سے

مختلف ہوتا ہے، کہ مچھلیوں میں آکسیجن ملا خون (Oxygenated Blood) جسم کے دیگر حصوں کو تقسیم ہونے سے پہلے دل کو واپس نہیں آتا۔" (جبکہ بری حیوانات میں اس کے خلاف ہوتا ہے۔)

اسی طرح جیسا کہ علامہ ابنِ نجیم نے فرمایا کہ خون کا مزاج وفطرت (Nature) گرم ہے اور پانی کا مزاج ٹھنڈا ہے، لہٰذا دو متضاد چیزیں ایک جگہ نہیں رہ سکتیں۔ جدید سائنس بھی یہی کہتی ہے کہ خون کا مزاج گرم ہے اور اس کے دوران کو بحال رکھنے کے لیے جسم کے اندر ہر وقت گرمی کی ضرورت ہوتی ہے، اگر کسی بھی وقت یہ میسر نہیں رہی اور خون منجمد ہو گیا تو چند منٹوں میں حیوان کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ چنانچہ انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا میں ہے:

> *"Blood is both a tissue and a fluid. It is a tissue because it is a collection of similar specialized cells that serve particular functions. These cells are suspended in a liquid matrix (plasma), which makes the blood a fluid. If blood flow ceases, death will occur within minutes because of the effects of an unfavorable environment on highly susceptible cells. The constancy of the composition of the blood is made possible by the circulation, which conveys blood through the organs that regulate the concentrations of its components."*[33]

> "خون ٹشوز اور سیال مادے کا مجموعہ ہے یہ ٹشو اس لیے ہے کہ یہ بھی خلیات کا مجموعہ ہے جو مختلف کام سرانجام دیتا ہے۔ یہ خلیات ایک سیال پلازما (Liquid Plasma) کی صورت اختیار کرتے ہیں جو خون کو مائع کی صورت میں رکھتا ہے۔ اگر کسی وقت خون کا بہاؤ منجمد ہو جائے تو اس وقت انتہائی حساس خلیات پر نامناسب ماحول کے اثرات کی وجہ سے، چند منٹوں میں جاندار کی موت واقع ہو جائے گی کیونکہ اس کی اصل ساخت کو برقرار رکھنا صرف بہاؤ اور دوران کی وجہ سے ممکن ہے، جس کی بدولت خون مختلف اعضاء کے راستے پہنچ کر مطلوبہ اجزاء کی ترکیز کو قائم رکھتا ہے۔"

انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا کی ان عبارات سے احناف کے موقف کی بظاہر تائید ہوتی ہے، کیونکہ فقہ حنفی کے مطابق مچھلیوں کے اندر قوامِ زندگی کے مادے کا انکار نہیں کیا جاتا، بلکہ اس بہنے والے مادے پر اصطلاحی نجس خون کا اطلاق نہیں ہوتا۔ جس کی تعبیر فقہ حنفی کی عبارات میں اس طرح کی گئی ہے کہ عام طور پر خون خشک ہونے پر کالا پڑ جاتا ہے، جبکہ مچھلیوں کا خون خشک ہونے پر کالا ہونے کی بجائے سفید زردی مائل ہو جاتا ہے، جس سے دونوں کا فرق واضح ہو جاتا ہے۔

خون کی مختلف قسموں کا شرعی حکم

خون سے متعلق بہت سے شرعی احکام ہیں، جن کو کتبِ فقہ میں مختلف ابواب میں ذکر کیا جاتا ہے، مثلاً عبادات میں طہارت ونجاست کے باب میں جیسے ناقضِ وضو ہونا، نماز کے دوران خون کا نکلنا، حیض ونفاس کے مسائل میں، روزے کے لیے مفسد ہونا، حیض کے مسائل میں، قربانی کے جانور اور جنایات کے معنی میں اس کا استعمال، حلال وحرام، عقیقہ، قصاص وغیرہ بہت سے ابواب میں اس کا ذکر ہے۔[34]

گزشتہ سطور میں قرآنِ مجید کی آیات اور مختلف تفاسیر کے حوالے سے یہ بات تفصیل سے گزری ہے کہ قرآن مجید میں جس خون کو حرام کہا گیا ہے اس سے مراد بہنے والا خون یعنی دم مسفوح ہے اور یہ کہ ایسا خون بالاجماع نجس اور حرام ہے۔[35]

احادیثِ مبارکہ میں خون کی حرمت کا بیان:

خون کے حرام ہونے کے بارے میں احادیث شریف میں ایک واقعہ مذکور ہے:

"عن أبي أمامة رضي الله عنه، قال: بعثني رسول الله إلى قومي أدعوهم إلى الله تبارك وتعالى، وأعرض عليهم شرائع الإسلام، فأتيتهم وقد سقوا إبلهم، وأحلبوها، وشربوا فلما رأوني، قالوا: مرحبا بالصدي بن عجلان، ثم قالوا: بلغنا أنك صبوت إلى هذا الرجل قلت: «لا ولكن آمنت بالله وبرسوله، وبعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم إليكم أعرض عليكم الإسلام وشرائعه، فبينا نحن كذلك إذ جاءوا بقصعة دم فوضعوها، واجتمعوا عليها يأكلوها» فقالوا: هلم يا صدي، فقلت: «ويحكم إنما أتيتكم من عند من يحرم هذا عليكم بما أنزله الله عليه» ، قالوا: وما ذاك؟ قلت: " نزلت عليه هذه الآية {حرمت عليكم الميتة والدم ولحم الخنزير} [المائدة: 3] إلى قوله {إلا ما ذكيتم} [المائدة: 3] فجعلت أدعوهم إلى الإسلام ويأبون فقلت لهم: ويحكم ايتوني بشيء من ماء، فإني شديد العطش، قالوا: لا، ولكن ندعك تموت عطشا، قال: «فاعتممت وضربت رأسي في العمامة، ونمت في الرمضاء في حر شديد، فأتاني آت في منامي بقدح زجاج لم ير الناس أحسن منه وفيه شراب لم ير الناس ألذ منه فأمكنني منها، فشربتها فحيث فرغت من شرابي استيقظت ولا، والله ما عطشت، ولا عرفت عطشا بعد تلك الشربة» فسمعتهم يقولون: أتاكم رجل من سراة قومكم فلم تمجعوه بمذقة فأتوني بمذيقتهم فقلت: «لا حاجة لي فيها إن الله تبارك وتعالى أطعمني وسقاني فأريتهم بطني فأسلموا عن آخرهم»."[36]

"حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے میری قوم کی طرف بھیجا تاکہ میں ان کو اللہ کی طرف دعوت دوں، اور ان کے سامنے اسلام کے احکام رکھوں۔ پس میں ان کے پاس آیا، اسی وقت انھوں نے اپنے اونٹوں کو پانی پلایا، ان کا دودھ نکالا اور پیا۔ جب انھوں نے مجھے دیکھا تو کہا کہ مرحبا اے صدی ابن عجلان! اس کے بعد انھوں نے کہا کہ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ آپ نے اپنا دین چھوڑ کر اس آدمی (نبی کریم ﷺ) کا دین اختیار کیا ہے؟ میں نے کہا: نہیں، بلکہ میں تو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا ہوں اور رسول اللہ ﷺ نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے تاکہ آپ کی خدمت میں اسلام اور اس کے احکام پیش کروں۔ اس دوران وہ خون کا ایک برتن لائے اور اس کے گرد جمع ہو کر کھانے لگے، انھوں نے مجھے بھی کہا کہ آؤ، صدی! آپ بھی کھائیں۔ میں نے کہا کہ تمہارا ستیاناس ہو، میں تو آپ لوگوں کے پاس اس شخص کی طرف سے آیا ہوں جو یہ خون آپ لوگوں پر اس قرآن کی وجہ سے حرام کرتا ہے جو اس کے اوپر نازل ہوا ہے، انھوں نے کہا کہ وہ کونسی آیت ہے جس کی وجہ سے یہ حرام ہوا ہے؟ میں نے ان کو سورۂ مائدۃ کی آیت نمبر تین "حرمت عليكم الميتة والدم ولحم الخنزير" سنائی۔ اس کے بعد میں ان کو اسلام کی دعوت دیتا رہا اور وہ انکار کرتے رہے۔ تھوڑی دیر بعد میں نے کہا مجھے پانی پلا دو کیونکہ مجھے شدید پیاس لگی ہے، انھوں نے کہا کہ نہیں دیں گے حتی کہ تو مر جائے۔ (ابوامامہ کہتے ہیں کہ) اس کے بعد مجھ پر غنودگی آئی اور میں عمامہ پر سر رکھ کر ریتلی زمین پر سخت گرمی میں سو گیا۔ خواب

میں ایک شخص میرے پاس انتہائی خوبصورت شیشے کے برتن میں کوئی مشروب لے آیا کہ اس سے زیادہ لذیذ مشروب کسی نے نہیں دیکھا اور مجھے پکڑایا، وہ میں نے پیا، تو جیسے میں وہ پی کر فارغ ہوا میری آنکھ کھل گئی، اور اللہ کی قسم اس مشروب کے بعد نہ مجھے پیاس لگی ہے اور نہ ہی پیاس نام کی چیز کا احساس ہوا ہے۔اس کے بعد میں نے ان کو آپس میں کہتے ہوئے سنا کہ آپ کے پاس تمہاری قوم کا معزز شخص آیا ہوا ہے اور تم نے ان کو ایک نوالہ تک کھلانے یا پانی پلانے سے انکار کر دیا۔ یہ سن کر وہ میرے پاس کھانا لے کر آئے، میں نے کہا کہ مجھے اب اس کی کوئی ضرورت نہیں، کیوں اللہ تعالیٰ نے مجھے کھلایا بھی اور پلایا بھی۔اور میں نے ان کو اپنا پیٹ دکھایا، یہ دیکھ کر وہ سب کے سب مسلمان ہو گئے۔

زیرِ بحث موضوع سے متعلق بہنے والے خون کے تین احکام کا ذکر کرنا ضروری ہے، ایک نجاست وطہارت، دوسرے حلت وحرمت، تیسرے خرید وفروخت۔

خون (دم مسفوح) کی نجاست وطہارت اور حلت وحرمت کا شرعی حکم:

بہنے والا خون کے بارے میں امتِ مسلمہ تمام مفسرین کرام، محدثین عظام اور فقہاء کرام کی بالاجماع یہ رائے ہے کہ یہ نجس، ناپاک اور حرام ہے۔ذیل میں مختصراً مختلف فقہاء کرام کی آراء کا ذکر کرتے ہیں:

علامہ دردیر مالکیؒ نجس اشیاء میں منی، مذی اور ودی کا ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ دم مسفوح نجس ہے چاہے کسی بھی چیز کا بہتا ہوا خون ہو۔[37]

مالکیہ کے مشہور عالم شیخ ابن العربیؒ فرماتے ہیں کہ اس پر تمام علماء کرام متفق ہیں کہ خون حرام اور نجس ہے اس کا کھانا اور اس سے کسی قسم کا نفع اٹھانا جائز نہیں۔[38]

فقہ مالکی کے مشہور عالم اور قرآن کریم کے مشہور مفسر علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ تمام علماء کرام کے نزدیک خون بالاتفاق نجس اور حرام ہے، اس کا کھانا اور اس سے کسی قسم کا نفع اٹھانا جائز نہیں۔ابنِ خویز منداد کہتے ہیں کہ خون حرام ہے جب تک اس میں عمومِ بلویٰ نہ ہو، ہاں البتہ جس میں عمومِ بلویٰ ہو وہ معاف ہے۔ عمومِ بلویٰ کے خون کی مثالیں وہ خون ہے جو گوشت اور رگوں کے اندر رہ جائے۔ایسے خون کی تھوڑی سی مقدار معاف ہے اور اس کے ساتھ نماز جائز ہے۔[39]

اس کے علاوہ مالکیہ کی دیگر کتب میں اسی بات کی تصریح ہے۔[40]

فقہ حنفی کے مشہور عالم علامہ شامیؒ امام ابو حنیفہؒ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ خون حرام ہے، کیوں کہ اس کی حرمت دلیلِ قطعی یعنی قرآن مجید کی آیت اور اجماعِ امت سے ثابت ہے۔[41]

علامہ عینیؒ فرماتے ہیں کہ خون باجماعِ امت نجس ہے۔[42] ایک اور جگہ فرماتے ہیں کہ خون نجسِ مغلظ ہے۔[43]

فقہ شافعی کے مشہور عالم اور قرآن کریم کے مشہور مفسر امام رازیؒ فرماتے ہیں کہ امام شافعیؒ کے نزدیک ہر قسم کا خون نجس اور حرام ہے، چاہے وہ خون بہنے والا ہو یا نہ بہنے والا ہو، چاہے وہ بری جانوروں کا ہو یا بحری جانوروں کا ہو۔ہاں البتہ اتنی بات ہے کہ اس میں انسان اتنا مکلّف ہے کہ جتنا اس سے بچ سکتا ہے، اور جہاں جہاں حرج ہو وہ جائز ہے، مثلاً گوشت کے اندر رہنے والا خون وغیرہ جس کے نکالنے اور الگ کرنے میں بہت زیادہ حرج ومشقت ہوتی ہے۔[44]

فقہ حنبلی کی مشہور کتاب "الکافی" کے مصنف ابن قدامہ مقدسی فرماتے ہیں کہ خون نجس ہے اس حدیث کی وجہ سے

جس میں حضرت اسماء نے نبی کریم ﷺ سے ارشاد فرمایا کہ خون کو پانی سے دھولیا کریں اور اس وجہ سے کہ قرآن کی آیت کی رو سے خون مردار کی طرح نجس العین ہے، سوائے مچھلی کے خون کے کہ اس کا مردار بھی پاک ہے اور جن حیوانات میں بہتا ہوا خون نہیں ہوتا، مثلاً مکھی، جوں وغیرہ۔ ان کے خون کے بارے میں فقہ حنبلی کے دو قول ہیں، ایک کے مطابق ناپاک ہے کیونکہ خون تو ہے اور دوسرے کے مطابق پاک ہے کیونکہ یہ ایسے حیوانات کا خون ہوتا ہے جس کا مردار پاک ہے تو اس کا خون بھی پاک ہے، اور دوسری وجہ یہ ہے کہ قرآن میں دم مسفوح کو حرام قرار دیا ہے۔[45]

علامہ ابنِ حزم ظاہریؒ فرماتے ہیں کہ خون میں سے کوئی چیز کھانا یا اس کا استعمال حلال نہیں، چاہے وہ بہتا ہوا خون ہو یا نہ ہو، البتہ خون سے بننے والا مشک حلال ہے۔ اس کے علاوہ رگوں کے اندر رہنے والا خون جب ظاہر نہیں تو اس پر خون کے احکام جاری نہیں ہوں گے۔ مشک اس وجہ سے حلال اور پاک ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیشہ مشک کا استعمال فرمایا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو اس پر برقرار رکھا، ان کے لیے اور ہمارے لیے بھی اس کو مباح کیا، اور یہ بات اللہ کو خوب معلوم ہے کہ مشک دراصل خون ہی ہے جو حیوان کے اندر پیدا ہوتا ہے۔[46] ابن حزم کی اس عبارت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک شرعی احکام میں انقلابِ ماہیت کا اصول مؤثر ہے۔

خلاصہ:

خون کے بارے میں قرآن وسنت، اجماع اور تمام فقہاء کرام کی آراء کا خلاصہ یہ ہے کہ حرام اور نجس ہے، اس سے براہِ راست کسی بھی قسم کا انتفاع جائز نہیں۔

خون کی خرید وفروخت کا شرعی حکم:

جیسا کہ ذکر ہوا کہ خون نجس اور حرام ہے، اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے لیے خون کا براہِ راست استعمال بھی حرام ہے لہٰذا اس کی خرید وفروخت بھی اصالۃً ناجائز ہے، تاہم عصر حاضر میں ٹیکنالوجی کی وجہ سے فوڈ سائنس کے بعض شعبوں میں خون کا استعمال ہوتا ہے جیسا کہ حیوانات کی خوراک میں خون کا استعمال ہوتا ہے، اس کا حکم آگے آئے گا۔

خون حرام ہونے کی علت وحکمت:

خون کی حرمت کی اصل علت تو قرآن مجید کی وہ آیات ہیں، جن میں اللہ تعالیٰ نے خون کو حرام قرار دیا ہے، جس کا ذکر گزر گیا ہے۔ البتہ اس کی حکمت کے طور پر علماء کرام فرماتے ہیں کہ خون اس وجہ سے حرام ہے کہ یہ انسانی صحت کے لیے مضر ہے۔ چنانچہ علامہ وہبہ زحیلیؒ فرماتے ہیں:

> "سبب تحريم الدم المسفوح: اشتماله على أنواع الجراثيم والميكروبات لأن الدم بيئة صالحة لتفريخ الميكروبات ومباءة للجراثيم."[47]

> خون کے حرام ہونے کا سبب یہ ہے کہ یہ مختلف جراثیم اور مائکروبئل پر مشتمل ہے کیوں کہ خون مائکروبئل اور جراثیم کے لیے ایک بہترین ماحول فراہم کرتا ہے۔"

فقہاء کرام نے اس بات کی تصریح کی ہے کہ شرعی ذبیحہ کا مقصد وحکمت دراصل نجس ومضر خون کا بہانا ہے، اسی وجہ سے جن حلال حیوانات کے اندر دم مسفوح نہیں ہوتا وہ ذبیحہ کے بغیر حلال ہیں۔[48]

انڈسٹری وائز خون (Blood) کے استعمال کا شرعی حکم

واضح رہے کہ سائنس وٹیکنالوجی کی ترقی کی بدولت موجودہ دور میں مختلف چیزوں میں کئی مقاصد کے لیے خون استعمال ہوتا ہے۔ ذیل میں چند انڈسٹریز کا بطورِ مثال شرعی حکم ذکر کرتے ہیں، تاہم کسی بھی انڈسٹری میں خون کے استعمال کی عملی صورت کے شرعی حکم کے لیے کسی مستند شرعی تحقیقاتی ادارے یا شرعی ماہرین سے رجوع کرنا ضروری ہے۔

فوڈ انڈسٹری میں خون کے استعمال کا شرعی حکم

خون کا استعمال فوڈ انڈسٹری کی مصنوعات میں کسی بھی مقدار میں جائز نہیں۔

کھانے پینے کی مصنوعات میں استعمال ہونے والے کیمیکل اور فلیور انڈسٹری میں خون کے استعمال کا شرعی حکم

خون کا استعمال کھانے پینے کی اشیاء میں استعمال ہونے والے کیمیکل اور فلیور انڈسٹری کی مصنوعات (Food Grade Chemicals & Flavors) میں کسی بھی مقدار میں جائز نہیں۔

مشروبات کی انڈسٹری میں خون کے استعمال کا شرعی حکم

مشروبات (Beverages) میں خون کا استعمال کسی بھی مقدار میں جائز نہیں۔

فارما انڈسٹری میں خون کے استعمال کا شرعی حکم

فارما انڈسٹری کی مصنوعات میں عام طور پر خون کا استعمال حرام ہے۔ فارما انڈسٹری کی مصنوعات میں اگر کسی دوا میں حلال وپاک متبادل نہ ہونے کی بناء پر خون استعمال ہوا ہے تو اس پر تداوی بالحرام کے شرعی احکام وشرائط جاری ہوں گے۔

سنگھار اور ذاتی استعمال کی صنعت (Cosmetics & Personal Care Products Industry) میں خون کے استعمال کا شرعی حکم

خون کا استعمال کاسمیٹکس اور پرسنل کیئر پراڈکٹس انڈسٹری کی مصنوعات میں جائز نہیں۔

حیوانات کی خوراک کی صنعت (Animal Feeds Industry) میں خون کے استعمال کا شرعی حکم

- تمام بری وبرمائی جانوروں (حلال ہوں یا حرام، شرعی طریقہ پر ذبح شدہ ہوں یا غیر شرعی طریقہ پر) کی رگوں سے نکلنے والا بہتا ہوا خون بالاجماع ناپاک اور حرام ہے، لہٰذا خالص خون کی بیع ناجائز ہے اور اس کی کمائی بھی حرام ہے۔[49]
- تمام جانوروں کی رگوں سے نکلنے والے بہتے ہوئے خالص خون کی بطورِ خام مال (Raw Material) ہر قسم کے حیوانات کی خوراک کے لیے وصولی وفراہمی (Supply & Handling)، اس کی خرید وفروخت (Sale & Purchase)، اس کا کاروبار (Business) کرنا اور اس سے حاصل شدہ آمدنی (Income) جائز نہیں۔[50]
- تمام جانوروں کی رگوں سے نکلنے والا بہتا ہوا خالص خون اگر کسی پاک چیز کے ساتھ خود مخلوط (Mix) ہو جائے[51] یا بہتا ہوا خالص خون اگر سپلائی یا فیکٹری میں حیوانات کی خوراک کی تیاری سے پہلے کسی پاک چیز کے ساتھ قصداً ملایا گیا، تو اس طرح خون کا ملانا ایک ناجائز عمل ہے جس کا گناہ ہوگا،[52] البتہ اگر اس مخلوط چیز میں پاک چیز غالب اور خون مغلوب ہو تو ہر

قسم کے حیوانات کی خوراک کے لیے ایسے مخلوط خام مال (Raw Material) کی وصولی وفراہمی، خرید وفروخت، کاروبار اوراس سے حاصل شدہ آمدنی، خرید وفروخت کی دیگر شرعی شرائط کو مدِ نظر رکھتے ہوئے خام مال کی حد تک جائز ہے۔[53]

- شرعی طریقے پر ذبح شدہ حلال حیوانات کی رگوں سے نکلنے والے بہتے ہوئے خون کے علاوہ باقی خون ضرورت اور حرج کی وجہ سے پاک ہے، جیسے حلال گوشت کے اندر بھی کچھ نہ کچھ خون باقی رہتا ہے، لہٰذا ایسا خون کسی پاک چیز کے تابع ہو کر بیچنے میں کوئی حرج نہیں اوراس سے کمائی پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔[54]
- ناپاک چیزیں انقلابِ ماہیت کے بعد احناف کے نزدیک پاک ہو جاتی ہیں لہٰذا انقلابِ ماہیت مثلاً جلا کر راکھ کر دینے کے بعد، ہر قسم کے حیوانات کی خوراک کے لیے خون کی بطورِ خام مال ترسیل، استعمال، کاروبار اور اس سے حاصل شدہ آمدنی جائز ہے۔[55]
- حیوانات کی خوراک کی صنعت میں بحری حیوانات کے خون سمیت تمام اجزاء کا استعمال جائز ہے۔[56]

نتائج بحث (Conclusion) :

- قرآن مجید، سنت اور اجماعِ امت کی رو سے حرمت کے احکام کا اطلاق دمِ مسفوح یعنی بہنے والے خون پر ہوتا ہے۔
- بہنے والے خون کے بارے میں امتِ مسلمہ تمام مفسرین کرام، محدثین عظام اور فقہاء کرام کی بالاجماع یہ رائے ہے کہ یہ نجس اور حرام ہے اوراس سے براہ راست کسی بھی قسم کا انتفاع جائز نہیں۔
- تمام بری وبرمائی جانوروں کا بہتا ہوا خون ناپاک اور حرام ہے، لہٰذا اس کی بیع اور کمائی بھی ناجائز ہے۔
- حیوانات کی خوراک کے لیے دمِ مسفوح کی ترسیل، کاروبار اور آمدنی جائز نہیں۔
- دمِ مسفوح اگر کسی پاک چیز کے ساتھ خود مخلوط ہو جائے یا بہتا ہوا خالص خون اگر سپلائی یا فیکٹری میں حیوانات کی خوراک کی تیاری سے پہلے کسی پاک چیز کے ساتھ قصداً ملا یا گیا، تو اس طرح خون کا ملانا ایک ناجائز عمل ہے جس کا گناہ ہوگا، البتہ اگر اس میں مخلوط چیز میں پاک چیز غالب ہو اور خون مغلوب ہو تو حیوانات کی خوراک کے لیے اس کے استعمال کی گنجائش ہے۔
- شرعی طریقے پر ذبح شدہ حلال حیوانات کی رگوں سے نکلنے والے بہتے ہوئے خون کے علاوہ باقی خون ضرورت اور حرج کی وجہ سے پاک اور معاف ہے۔
- ناپاک چیزیں انقلابِ ماہیت کے بعد احناف کے نزدیک پاک ہو جاتی ہیں لہٰذا انقلابِ ماہیت مثلاً جلا کر راکھ کر دینے کے بعد خون کی بطورِ خام مال، ہر قسم کے حیوانات کی خوراک کے لیے، ترسیل، استعمال، کاروبار اور اس سے حاصل شدہ آمدنی جائز ہے۔

- حیوانات کی خوراک کی صنعت میں بحری حیوانات کے خون سمیت تمام اجزاء کا استعمال جائز ہے۔
- خون کا استعمال کھانے پینے کی اشیاء میں استعمال ہونے والے کیمیکل اور فلیور انڈسٹری کی مصنوعات (Food Grade Chemicals & Flavors) میں کسی بھی مقدار میں جائز نہیں۔
- مشروبات (beverages) میں خون کا استعمال کسی بھی مقدار میں جائز نہیں۔
- فارما انڈسٹری کی مصنوعات میں عام طور پر خون کا ستعمال حرام ہے۔ فارما انڈسٹری کی مصنوعات میں اگر کسی دواء میں خون حلال و پاک متبادل نہ ہونے کی بناء پر خون استعمال ہوا ہے تو اس پر تداوی بالحرام کے شرعی احکام وشرائط جاری ہوں گے۔
- خون کا استعمال کاسمیٹکس اور پرسنل کیئر پراڈکٹس انڈسٹری کی مصنوعات میں جائز نہیں۔

cc BY

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

[1] سورۃ البقرۃ: ۱۷۳

Surah al Baqarah: 173.

[2] https://www.britannica.com/science/blood-biochemistry, Friday, November 10, 2017, 7:10:34 PM, C. Lockard Conley, Robert S. Schwartz, *Blood Biochemistry*, https://www.medicinenet.com/script/main/art.asp?articlekey=2483, Friday, Nov. 10, 2017, 6:43 PM. Medical Definition of Blood, http://www.dictionary.com/browse /blood, Friday, Nov. 10, 2017،6:47 PM

[3] احمد رضا، معجم متن اللغۃ، دار مکتبۃ الحیاۃ، بیروت، 1380ھ، ۲:۴۵۶

Aḥmad Raḍā, *Mu'jam Matn al Lughah,* (Beirut: Dār Maktabah al Ḥayāt, 1380), 2:456.

[4] محمد رواس قلعجی، حامد صادق قنیبی، معجم لغۃ الفقہاء، دار النفائس للطباعۃ والنشر والتوزیع، طبع ثانی، ۱۹۸۸ء، ص: ۲۱۰

Muḥammad Rawās Qala'jī, Ḥāmid Ṣādiq Qunaybī, *Mu'jam Lughah al Fuqahā',* (Dār al Nafā'is lil Ṭabā'ah wal Nashr wal Tawzī', 2nd Edition, 1988), p: 210.

[5] وزارۃ الأوقاف والشئون الإسلامیۃ، الکویت، الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، مطابع دار الصفوۃ، مصر، ۱۴۲۷ھ، ۲۱:۲۵۔ الدم بالتخفیف، هو ذلك السائل الأحمر الذي يجري في عروق الحيوانات، وعليه تقوم الحياة، واستعمله الفقهاء بهذا المعنى.

Ministry of Awqāf and Religious Affairs, Kuwait, *Al Mawsū'ah al Fiqhiyyah al Kawaitiyyah,* (Egypt: Maṭābi' Dār al Ṣafwah, 1427), 21:25.

[6] سورۃ الأنعام: ۱۴۵

Surah al An'ām, 145.

[7] آسان ترجمہ قرآن، مفتی محمد تقی عثمانی، مکتبہ معارف القرآن کراچی

Usmānī, Muḥammad Taqī, *Āsān Tarjamah Qur'ān,* (Karachi: Maktabah Ma'ārif al

Qur'ān).

[8] سورۃ البقرۃ: ۱۷۳

Surah al Baqarah, 173.

[9] آسان ترجمہ قرآن

Āsān Tarjamah Qur'ān.

[10] سورۃ المائدۃ: ۳

Surah al Mā'idah, 3.

[11] سورۃ النحل: ۱۱۵

Surah al Naḥal, 115.

[12] القرطبی، محمد بن احمد، الجامع لأحکام القرآن، دار الکتب المصریۃ، القاہرۃ، طبع ثانی، ۱۹۶۴ء، ۱۲۳:۷

Al Qurṭabī, Muḥammad bin Aḥmad, *Al Jāmi' li Aḥkām al Qur'ān,* (Cairo: Dār al Kutub al Miṣriyyah, 2nd Edition, 1964), 7:123.

[13] الطبری، محمد بن جریر، جامع البیان فی تأویل القرآن، مؤسسۃ الرسالۃ، طبع اول، ۲۰۰۰ء، ۱۹۳:۱۲

Al Ṭabrī, Muḥammad bin Jarīr, *Jāmi' al Bayān fī Ta'vīl al Qur'ān,* (Beirut: Mo'assasah al Risālah, 1st Edition, 2000), 12:193.

[14] تفسیر الطبری، 12:193، الشوکانی، محمد بن علی، فتح القدیر، دار الکلم الطیب، دمشق، بیروت، طبع اول ۱۴۱۴ھ، ۱۹۵:۱

Tafsīr al Ṭabrī, 12:193, Al Shawkānī, Muḥammad bin 'Alī, *Fatḥ al Qadīr,* (Beirut: Dār al Kalim Al Ṭayyib, 1st Edition, 1414), 1:195.

[15] المظہری، محمد ثناء اللہ، التفسیر المظہری، مکتبۃ الرشدیۃ، پاکستان، ۱۴۱۲ھ، ۱۷۰:۱

Al Maẓharī, Muḥammad Thanā' Ullah, *Al Tafsīr al Maẓharī,* (Pakistan: Maktabah al Rashīdia, 1412), 1:170.

[16] الماتریدی، محمد بن محمد بن محمود، تأویلات اہل السنۃ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان، طبع اول، ۲۰۰۵ء، ۲۹۹:۴

Al Māturīdī, Muḥammad bin Muḥammad, *Ta'vīlāt Ahl al Sunnah,* (Beirut: Dār al Kutub al 'Ilmiyyah, 1st Edition, 2005), 4:299.

[17] البغوی، حسین بن مسعود، معالم التنزیل فی تفسیر القرآن، دار إحیاء التراث العربی، بیروت، طبع اول، ۱۴۲۰ھ، ۱۶۶:۲

Al Baghvī, Ḥusain bin Mas'ūd, *Ma'ālim al Tanzīl fī Tafsīr al Qur'ān,* (Beirut: Dār Iḥyā' al Turath al 'Arabī, 1st Edition, 1420), 2:166.

[18] الجوزی ، عبد الرحمٰن بن علی بن محمد، زاد المسیر فی علم التفسیر، دار الکتاب العربی، بیروت، طبع اول ۱۴۲۲ھ، ۱:۱۳۳۔قال القاضي أبو يعلى: فأما الدم الذي يبقى في خلل اللحم بعد الذبح، وما يبقى في العروق فهو مباح. النسفی، عبد اللہ بن احمد بن محمود، مدارک التنزیل وحقائق التأویل، دار الکلم الطیب، بیروت، طبع اول ۱۹۹۸ء، ۱۵۱:۱۔{والدم} يعني السائل لقوله في موضع آخر أو دما مسفوحا. ابو حیان، محمد بن یوسف، الأندلسی، البحر المحیط، دار الفکر، بیروت، ۱۴۲۰ھ، ۶۷۶:۴۔ ابن کثیر، اسماعیل بن عمر، تفسیر القرآن العظیم، دار طیبۃ للنشر والتوزیع، طبع ثانی ۱۹۹۹ء، ۳۵۲:۳۔ المحلی، محمد بن احمد، السیوطی، عبد الرحمٰن بن ابی بکر، تفسیر الجلالین، دار الحدیث، القاہرۃ، طبع اول، ص: ۱۸۸۔ الشربینی، محمد بن احمد، السراج المنیر فی الإعانۃ علی معرفۃ بعض معانی کلام ربنا الحکیم الخبیر، مطبعۃ بولاق، القاہرۃ، ۱۲۸۵ھ، ۱۱۳:۱۔ الخلوتی ، اسماعیل حقی بن مصطفیٰ، روح البیان، دار الفکر، بیروت، ۱۱۴:۳۔ طنطاوی، محمد سید، التفسیر الوسیط للقرآن الکریم، دار نہضۃ مصر للطباعۃ والنشر والتوزیع، القاہرۃ، طبع اول جنوری ۱۹۹۷ء، ۳۵۱:۱۔ الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، ۱۵۲:۵

Al Jawzī, 'Abdul Raḥmān bin 'Alī, *Zād al Masīr fī 'Ilm al Tafsīr,* (Beirut: Dār al Kitāb al

'Arabī, 1st Edition, 1422), 1:33. Al Nasafī, 'Abdullah bin Aḥmad, *Madārik al Tanzīl wa Ḥaqā'iq al Ta'vīl,* (Beirut: Dār al Kalim Al Ṭayyib, 1st Edition, 1998), 1:151. Abū Ḥayān, Muḥammad bin Yūsuf, *Al Baḥr al Muḥīṭ,* (Beirut: Dār al Fikr, 1420), 4:767. Ibn Kathīr, Ismā'īl bin 'Umar, *Tafsīr al Qur'ān al Aẓīm,* (Dār Ṭayyibah lil Nashr wal Tawzī', 2nd Edition, 1999), 3:352. Al Maḥallī, Muḥammad bin Aḥmad, Al Sayūṭī, 'Abdul Raḥmān bin Abī Bakr, *Tafsīr al Jalālyn,* (Cairo: Dār al Ḥadīth, 1st Edition), p:188. Al Sharbīnī, Muḥammad bin Aḥmad, *Al Sirāj al Munīr fil I'ānah 'Ala Ma'rifah Ba'ḍ Ma'ānī Kalām Rabbinā al Ḥakīm al Khābīr,* (Cairo: Maktabah Bawlāq, 1st Edition, 1285), 1:113. Al Khalawtī, Ismā'īl Ḥaqqī bin Muṣṭafa, *Rūḥ al Bayān,* (Beirut: Dār al Fikr), 3:114. Ṭanṭāvī, Muḥammad Syed, *Al Tafsīr al Wasīṭ lil Qur'ān al Karīm,* (Cairo: Dār Nahḍah Miṣr lil Ṭaba'ah wal Nashr wal Tawzī', 1st Edition, January 1997), 1:351. *Al Mawsū'ah al Fiqhiyyah al Kawaitiyyah,* 5:152.

[19] ابن الہمام، محمد بن عبد الواحد، فتح القدیر، دار الفکر، ۱:۸۳

Ibn al Humām, Muḥammad 'Abdul Wāḥid, *Fatḥ al Qadīr,* (Dār al Fikr), 1:83.

[20] الشیبانی، محمد بن الحسن، الاصل المعروف بالمبسوط، إدارۃ القرآن والعلوم الاسلامیۃ، کراتشی، ۱:۷۱

Al Shaybānī, Muḥammad bin Al Ḥasan, *Al Aṣal,* (Karachi: Idārah al Qur'ān wal 'Ulūm al Islāmia), 1:71.

[21] السرخسی، محمد بن احمد، المبسوط، دار المعرفۃ، بیروت، ۱۹۹۳ء، ۱:۸۷

Al Sarakhasī, Muḥammad bin Aḥmad, *Al Mabsūt,* (Beirut: Dār al Ma'rifah, 1993), 1:87.

[22] الکاسانی، ابو بکر بن مسعود، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، دار الکتب العلمیۃ، طبع ثانی، ۱۹۸۶ء، ۱:۶۱

Al Kāsānī, Abū Bakr bin Masūd, *Badā'i' al Ṣanā'i' fī Tartīb al Sharā'i',* (Beirut: Dār al Kutub al 'Ilmiyyah, 2nd Edition, 1986), 1:61.

[23] المرغینانی، علی بن ابی بکر، الہدایۃ فی شرح بدایۃ المبتدی، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۱:۳۸- أما دم السمك فلأنه ليس بدم على التحقيق فلا يكون نجسا وعن أبي يوسف رحمه الله تعالى أنه اعتبر فيه الكثير الفاحش فاعتبره نجسا.

Al Marghīnānī, 'Alī bin 'Abī Bakr, *Al Hidayah,* (Beirut: Dār Iḥyā' al Turath al 'Arabī), 1:38.

[24] الحدادی، ابو بکر بن علی، الجوہرۃ النیرۃ، المطبعۃ الخیریۃ، طبع اول، ۱۳۲۲ھ، ۱:۱۵

Al Ḥadādī, Abū Bakr bin 'Alī, *Al Jawharah al Nayyirah,* (Al Maṭba'ah al Khayriyyah, 1st Edition, 1322), 1:15.

[25] ابن نجیم، زین الدین بن ابراہیم، البحر الرائق شرح کنز الدقائق، دار الکتاب الاسلامی، ۱:۲۴۷

Ibn Nujaym, Zain al Dīn bin Ibrāhīm, *Al Baḥr al Rā'iq,* (Dār al Kitāb al Islāmī), 1:247.

[26] ابن عابدین، محمد امین بن عمر، رد المحتار، دار الفکر، بیروت، طبع ثانی، ۱۹۹۲ء، ۱:۳۲۲

Ibn 'Ābidīn, Muḥammad Amīn bin 'Umar, *Radd al Muḥtār,* (Beirut: Dār al Fikr, 2nd Edition, 1992), 1:322.

[27] ابن منظور، محمد بن مکرم، لسان العرب، دار صادر، بیروت، طبع ثالث، ۱۴۱۴ھ، مادۃ: "دمی"۔

Ibn Manẓuwr, Muḥammad bin Mukarram, *Lisān al 'Arab,* (Beurit: Dār Ṣadir, 3rd Edition, 1414).

[28] المبسوط للسرخسی، ۱۱:۲۲۰

Al Sarakhasī, *Al Mabsūt,* 11:220.

[29] الجصاص، احمد بن علی، احکام القرآن، دار البشائر الاسلامیۃ، طبع اول، ۲۰۱۰ء، ۲:۳۸۵

Al Jaṣāṣ, Aḥmad bin 'Alī, *Aḥkām al Qur'ān,* (Dār al Bashā'ir al Islāmia, 1st Edition,

2010), 2:385.

30 بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، ۵:۴۰

Al Kāsānī, *Badā'i' al Ṣanā'i' fi Tartīb al Sharā'i',* 5:40.

31 https://www.britannica.com/animal/fish/The-respiratory-system#toc63638, Friday, November 10, 2017, 7:36:05 PM, The Respiratory System.

32 https://www.britannica.com/animal/fish/The-respiratory-system#toc63638, Friday, November 10, 2017, 7:36:05 PM, The Respiratory System.

33 https://www.britannica.com/science/blood-biochemistry, Friday, November 10, 2017, 7:10:34 PM. C. Lockard Conley, Robert S. Schwartz, *Blood Biochemistry.*

34 الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، ۲۱:۲۵

Al Mawsū'ah al Fiqhiyyah al Kawaitiyyah, 21:25.

35 الزحیلی، د. وہبۃ بن مصطفی، التفسیر المنیر فی العقیدۃ والشریعۃ والمنہج، دار الفکر المعاصر، دمشق، طبع ثانی، ۱۴۱۸ھ، ۲:۸۵۔ الدسوقی، محمد بن احمد، حاشیۃ الدسوقی علی الشرح الکبیر، دار الفکر، ۱:۵۷

Al Zuḥaylī, Wahbah bin Muṣṭafa, *Al Tafsīr al Munīr fil 'Aqīdah wal Shari'ah wal Manhaj,* (Damascus: Dār al Fikr al Mu'āṣir, 2nd Edition, 1418), 2:85. Al Dasūqī, Muḥammad bin Aḥmad, *Ḥāshiyah al Dasūqī 'Ala al Sharḥ al Kabīr,* (Beirut: Dār al Fikr), 1:57.

36 الحاکم، محمد بن عبد اللہ، المستدرک علی الصحیحین، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، طبع اول، ۱۹۹۰ء، ۳:۷۴۴

Al Ḥākim, Muḥammad bin 'Abdullah, *Al Mustadrak 'Ala al Ṣaḥīḥyn,* (Beirut: Dār al Kutub al 'Ilmiyyah, 1st Edition, 1990), 3:744.

37 الدسوقی، حاشیۃ الدسوقی علی الشرح الکبیر، ۱:۵۶

Al Dasūqī, *Ḥāshiyah al Dasūqī 'Ala al Sharḥ al Kabīr,* 1:56.

38 ابن العربی، محمد بن عبد اللہ، احکام القرآن، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، طبع ثالث، ۲۰۰۳ء، ۱:۷۹

Ibn al 'Arabī, Muḥammad bin 'Abdullah, *Aḥkām al Qur'ān,* (Beirut: Dār al Kutub al 'Ilmiyyah, 3rd Edition, 2003), 1:79.

39 تفسیر القرطبی، ۲:۲۲۱

Al Qurṭabī, *Al Jāmi' li Aḥkām al Qur'ān,* 2:221.

40 المواق، محمد بن یوسف، التاج والاکلیل لمختصر خلیل، دار الکتب العلمیۃ، طبع اول، ۱۹۹۴ء، ۱:۱۵۱۔ الصاوی، احمد بن محمد، بلغۃ السالک لاقرب المسالک، دار المعارف، ۱:۵۳۔ ابن القصار، علی بن عمر، عیون الادلۃ فی مسائل الخلاف بین فقہاء الامصار، مکتبۃ الملک فہد الوطنیۃ، ریاض، ۲۰۰۶ء، ۲:۶۰۹۔ ابن عرفۃ، محمد بن محمد، المختصر الفقہی، مؤسسۃ خلف احمد الخبتور للاعمال الخیریۃ، طبع اول، ۲۰۱۴ء، ۱:۸۵

Al Mawāq, Muḥammad bin Yūsuf, *Al Tāj wal Iklīl li Mukhtaṣar al Khalīl,* (Beirut: Dār al Kutub al 'Ilmiyyah, 1st Edition, 1994), 1:151. Al Ṣavī, Aḥmad bin Muḥammad, *Bulghah al Sālik li Aqrab al Masālik,* (Dār al Ma'ārif), 1:53. Ibn al Qaṣṣār, 'Alī bin 'Umar, *'Uyūn al Adillah fī Masā'il al Khilāf byn Fuqahā' al Amṣār,* (Riyadh: Maktabah al Malik Fahad al Waṭaniyyah, 2006), 2:609.

41 الدر المختار وحاشیۃ ابن عابدین (رد المحتار)، ۶:۷۴۹

Ibn 'Ābidīn, *Radd al Muḥtār,* 6:749.

42 العینی، محمود بن احمد، البنایۃ شرح الہدایۃ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، طبع اول، ۲۰۰۰ء، ۱:۷۰۲

Al 'Aynī, Maḥmūd bin Aḥmad, *Al Binayah,* (Beirut: Dār al Kutub al 'Ilmiyyah, 1st Edition, 2000), 1:702.

[43] البنایۃ شرح الہدایۃ، ۱:۶۱۹۔ الدم نجس مغلظ.

Al ʻAynī, *Al Binayah,* 1:619.

[44] الرازی، فخر الدین، محمد بن عمر، مفاتیح الغیب، دار إحیاء التراث العربی، بیروت، طبع ثالث، ۱۴۲۰ھ، ۵:۱۹۹

Al Rāḍī, Muḥammad bin ʻUmar, *Mafātīḥ al Ghayb,* (Beirut: Dār Iḥyā' al Turath al ʻArabī, 3rd Edition, 1420), 5:199.

[45] ابن قدامۃ، عبد اللہ بن احمد، الکافی فی فقہ الإمام احمد، دار الکتب العلمیۃ، طبع اول ۱۹۹۴ء، ۱:۱۵۷

Ibn Qudāmah, ʻAbdullah bin Aḥmad, *Al Kāfī fī Fiqh al Imām Aḥmad,* (Beirut: Dār al Kutub al ʻIlmiyyah, 1st Edition, 1994), 1:157.

[46] ابن حزم، علی بن احمد، المحلی بالآثار، دار الفکر، بیروت، ۶:۵۵

Ibn Ḥazm, ʻAlī bin Aḥmad, *Al Muḥalla bil Āthār,* (Dār al Fikr), 6:55.

[47] الزحیلی، التفسیر المنیر، ۸:۸۰

Al Zuḥaylī, *Al Tafsīr al Munīr fil ʻAqīdah wal Shari'ah wal Manhaj,* 8:80.

[48] البابرتی، حمد بن محمد بن محمود، العنایۃ شرح الہدایۃ، دار الفکر، بیروت، ۹:۴۸۶۔ ولأن غير المذكى ميتة وهي منصوص عليها بالحرمة، ولأن الدم حرام لنجاسته لما تلونا، وهو غير متميز من اللحم، وإنما يتميز بالذكاة فلا بد منها ليتميز النجس من الطاهر، ولا يلزم الجراد والسمك لأن حلهما بلا ذبح ثبت بالنص.

Al Bābrtī, Ḥamd bin Muḥammad, *Al ʻInāyah,* (Beirut: Dār al Fikr), 9:486.

[49] ابن عابدین، ردالمحتار، ۶:۷۴۹۔ والدم المسفوح محرم، ایضاً حوالہ جاتِ سابقہ

Ibn ʻĀbidīn, *Radd al Muḥtār,* 6:749.

[50] البنایۃ شرح الہدایۃ، ۹:۲۲۶۔ كل عقد لا يجوز للموكل أن يباشره بنفسه لا يجوز للموكل أن يباشره له كما وكله ببيع الدم والميتة. الکافی فی فقہ الإمام احمد، ۲:۶۔ ولا يجوز بيع الدم، ولا السرجين النجس، لأنه مجمع على تحريمه، ونجاسته، أشبه الميتة. ولا يجوز بيع شحم الميتة، لأنه منها.

Al ʻAynī, *Al Binayah,* 9:226. *Al Kāfī fī fiqh al Imām Aḥmad*, 2:6.

[51] المبسوط للسرخسی، ۱۰:۱۹۸۔ فأما إذا كان الغالب هو الزيت فليس له أن يتناول شيئا منه في حالة الاختيار ... ويجوز له أن ينتفع بها من حيث الاستصباح ودبغ الجلود بها فإن الغالب هو الحلال فالانتفاع إنما يلاقي الحلال مقصودا

Al Sarakhasī, *Al Mabsūt,* 10:198.

[52] فتح القدیر، ۱۰:۹۶۔ الانتفاع بالنجس حرام۔ فتح القدیر، ۱۰:۱۱۳۔ الخنزير مخصوص من النص المذكور بالعقل؛ لأنه نجس العين، ... لأنه نجس العين ولا يجوز الانتفاع به

Ibn al Humām, *Fatḥ al Qadīr,* 10:96, 10:113.

[53] ابو المعالی، محمود بن احمد، المحیط البرہانی فی الفقہ النعمانی، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، 2004ء، 5:420، ردالمحتار، 6:736

Abū al Mu'ālī, Maḥmūd bin Aḥmad, *Al Muḥīṭ al Burhānī fil Fiqh al Nu'mānī,* (Beirut: Dār al Kutub al ʻIlmiyyah, 2004), 5:420. Ibn ʻĀbidīn, *Radd al Muḥtār,* 6:736.

[54] ملا خسرو، محمد بن فرامرز، درر الحکام شرح غرر الأحکام، دار إحیاء الکتب العربیۃ، ۱:۱۵۔ (وما ليس بحدث) من قيء ونحوه (ليس بنجس) ...، البحر الرائق شرح کنز الدقائق، ۱:۱۲۱۔ ابن رشد الحفید، محمد بن احمد، بدایۃ المجتہد ونہایۃ المقتصد، دار الحدیث، قاہرہ، ۲۰۰۴ء، ۳:۱۹۔ القرافی، احمد بن ادریس، الذخیرۃ، دار الغرب الإسلامی، بیروت، طبع اول، ۱۹۹۴ء، ۱:۱۸۵۔ الحطاب، محمد بن محمد، مواہب الجلیل فی شرح مختصر خلیل، دار الفکر، طبع ثالث، ۱۹۹۲ء، ۱:۹۶۔ الشرح الکبیر للشیخ الدردیر وحاشیۃ الدسوقی، ۱:۵۲، الصاوی، احمد

بن محمد، بلغۃ السالک لاقرب المسالک، دار المعارف، ۴۸:۱۔ الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، ۱۴۷:۹

Mullah Khusrū, Muḥammad bin Farāmraz, *Durar al Ḥukkām Sharḥ Ghurar al Aḥkām,* ((Dār Iḥyā' al Kutub al 'Arabia), 1:15. *Al Baḥr al Rā'iq,* 1:121. Ibn Rashīd al Ḥafīd, Muḥammad bin Aḥmad, *Bidāyatul Mujtahid wa Nihāyatul Muqtaṣid,* (Cairo: Dār al Ḥadīth, 2004), 3:19. Al Qarāfī, Aḥmad bin Idrīs, *Al Dhakhīrah,* (Beirut: Dār al Gharb al Islāmī, 1st Edition, 1994), 1:185. Al Ḥaṭṭāb, Muḥammad bin Muḥammad, *Mawāhib al Jalīl fī Sharḥ Mukhtaṣar al Khalīl,* (Beirut: Dār al Fikr, 3rd Edition, 1992), 1:96. Al Dasūqī, *Ḥāshiyah al Dasūqī 'Ala al Sharḥ al Kabīr,* 1:52. Al Ṣavī, *Bulghah al Sālik li Aqrab al Masālik,* 1:48, *Al Mawsū'ah al Fiqhiyyah al Kawaitiyyah,* 9:147.

[55] ابن عابدین، ردالمحتار، ۳۱۵:۱۔ (قوله: وقلب العين) كانقلاب الخنزير ملحا كما سيأتي متنا، ابن عابدین، ردالمحتار، ۳۱۶:۱

Ibn 'Ābidīn, *Radd al Muḥtār,* 1:315,316.

[56] الشیبانی، الأصل، ۴۱۵:۵۔ المبسوط للسرخسی، ۹۴:۴

Al Shaybānī, *Al Aṣal,* 5:415. Al Sarakhasī, *Al Mabsūt,* 4:94.